بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

عروسِ دہر نے اپنے رُخ کا ایک اور نقاب الٹ دیا۔ پندرھویں صدی ہجری اپنی عمر کی دوسری میں داخل ہوگئی۔ اور اس کے ساتھ ہی الحق نے اپنی حیاتِ مستعار کے سترویں سال میں قدم رکھا اور اسکے سولہ برس پورے ہوگئے۔ حالات کی نامساعدت، وسائل کی کمی، گرد و پیش کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے سال ایک دینی و علمی مجلہ کیلئے کچھ کم عرصہ نہیں جب زمانہ اپنی قدریں بدل جائے، ماحول اجنبی ہو۔ ہر دور کے تھپیڑے حق و صداقت کی دھیمی سی لو بھی برداشت نہ کرسکیں۔ ایسے میں حق کی یہ قندیل اگر روشن رہی تا کہ ہیں ظلم و باطل بدنیتی اور لاعلمی کی تاریکیوں سے مقابلہ کرتی رہی تو یہ محض اس خدائے کریم و رحیم کی کرم گستری کا نتیجہ ہے جس نے بے سروسامانی اور غربت کے عالم میں اسلام کو پھیلایا چمکایا اور عروج تک پہنچایا باقی و دائم رکھا۔ اور اس کے ظہور و ارتقاء اور بقاء کو کبھی بھی مخلوق کے مادی اور حقیر اسباب کا منت پذیر اس نے ایک ایسی وادی سنگلاخ میں الحق کو پروان چڑھایا جو اردو صحافت و ادب اور مجلات و رسائل کی ناآشنا تھی تو اسکی قدرت کی ہمہ گیری سے کیا بعید تھا۔ اس میں کسی حقیر بندے کا کوئی کمال ہے نہ کوئی زعم!

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ کہ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

پھر اس خدائے حی و قیوم کریم و غفور کا شکریہ کیسے ادا کیا جائے جس نے نہایت نامساعد حالات الحق کو کلمہ حق کہنے اور گھرے ظلمتوں میں بھی جادہ حق کی نشاندھی کرتے رہنے کی توفیق دی اور اس راہ میں الحق کبھی بھی کسی طمع و لالچ یا خوف و رعب پر استوار نہ ہوا۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے کسی موقف سے اصحاب نظر و دانش کو اختلاف ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسکی کسی قائم کردہ رائے کو غلط سمجھا گیا ہو اور فی الواقع بھی غلط علیم و بصیر جو دلوں کے حال کو جانتا ہے۔ وہ اس حقیقت کے سب سے بڑھ کر شاہد عدل ہوں گے۔ کہ لغزش تو ہوگی مگر کسی ملی و دینی معاملہ میں ایک رائے قائم کرنے کا محرک کبھی بھی ضمیر فروشی، طمع و رغبت یا خوف نہیں بلکہ ملت کی فلاح و اصلاح اور امت مسلمہ کی خیر خواہی و نصح رہی ہوگی۔ جو بات ملک و ملت دین وا لئے اصلح و صالح اور یا پھر اھون البلیتین کے درجے میں بھی سمجھی گئی۔ تو پھر اس کے اظہار و اختیار کرنے بھی مصلحت اور رعایت، جماعتی وابستگی اور گروہی تعصب قسم کی چیزوں کو رکاوٹ نہیں بننے دیا گیا جس